



سوال

(607) کیا عدت میں عورت سے جبری رجوع جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی اپنی بیوی کو طلاق مسنون دی، پھر طلاق نامہ اس کے سپرد کر دیا۔ اب وہ اس سے رجوع کرنا چاہتا ہے۔ کیا عورت پر اس کی رضا کے بغیر جبری رجوع ہوگا؟ یا رجوع اس کی رضا پر موقوف ہے؟ کیا رجوع کی کچھ شرطیں بھی ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر صورت حال ایسی ہی ہے جیسی ذکر کی گئی ہے کہ مذکورہ شخص نے اپنی بیوی کو طلاق مسنون دی ہے تو اس کو عدت کے دوران دو عادل گواہوں کی موجودگی میں رجوع کرنے کا حق حاصل ہے، خواہ عورت راضی ہو یا نہ ہو، بشرط یہ کہ یہ طلاق تین طلاقوں میں سے آخری طلاق نہ ہو اور مرض (خلع) کی طلاق نہ ہو۔

اور اگر عورت عدت سے فارغ ہو چکی ہو۔ اور یہ طلاق مرض (خلع) کی طلاق ہو اور تیسری (آخری) طلاق نہ ہو تو خاوند کے لیے عورت کی رضا سے نئے مہر اونٹنے عقد کے ساتھ اس کو واپس لایا سکتا ہے۔ اور مذکورہ دونوں حالتوں میں ایک طلاق معتبر ہوگی اگر یہ تیسری (آخری) طلاق ہو تو یہ عورت اس خاوند کے لیے حلال نہیں ہوگی، الا یہ کہ وہ کسی اور خاوند سے شرعی نکاح کرے اور وہ خاوند اس سے وطی بھی کرے، جب دوسرا خاوند اس کو طلاق دے دے یا فوت ہو جائے تو یہ تین طلاقیں جینے والے خاوند کے لیے عدت گزارنے کے بعد عورت کی رضا سے نئے حق مہر اونٹنے عقد کے ساتھ حلال ہو جاتی ہے۔

اور حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے، خواہ وہ مطلقہ ہو یا اس کا خاوند فوت ہو، اور غیر حاملہ جس کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے، لیکن اگر وہ مطلقہ ہو تو اس کی عدت تین حیض ہے۔ بشرط یہ کہ وہ ان عورتوں میں سے ہو جن کو حیض آتا ہے تو اس کی عدت تین ماہ ہے۔ (فضیلتہ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ)

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف



مجلس البحث والدراسات
الاسلامية
محدث فتوى

صفحه نمبر 535

محدث فتوى